شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

عظیم عالم ..... عظیم خطیب ..... عظیم قائد

حافظ حفیظ اللہ ایم اے، سیالکوٹ

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کو ہم سے جدا ہوئے پانچ برس بیت گئے لیکن تاحال ان کے قاتل نامعلوم اور سزا سے محفوظ ہیں۔ دنیوی حکام اور عدالتیں ان ظالموں، سفاکوں کا سراغ نہ لگا سکیں لیکن سب سے بڑی عدالت انصاف جو یوم محشر برپا ہو گی اس کے فیصلہ عدل سے یہ ظالم و قاتل اور ان کے معاونین کبھی بچ نہ سکیں گے۔ انشاء اللہ

علامہ ظہیرؒ سچے مومن تھے، صالح العقیدہ والاعمال تھے، مجاہد تھے، داعی کتاب و سنت تھے، شریعت محمدیہ کے بے باک مبلغ تھے۔ وہ تو حقیقی منزل پا گئے، شہادت کا عظیم مرتبہ حاصل کر گئے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

ایسے عظیم لوگوں کی یادیں دلوں سے محو نہیں ہوتیں۔ اور وہ تو خود بھی کئی تقاریر میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

کلیوں کو میں سینے کا لہو دے کے چلا ہوں
صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

واقعہ شہادت کی جھلک :۔

تیئیس اور چوبیس مارچ ۱۹۸۷ء کی درمیانی شب یوم پاکستان کے تاریخی دن مینار پاکستان کے قریب قلعہ لچھمن سنگھ کے چوک فوارہ میں جمعیت اہلحدیث پاکستان کی عظیم الشان اہلحدیث کانفرنس میں دعوت حق اور انسانیت کے دشمنوں نے بم کا دھماکہ کر کے جس سفاکی، وحشت و بربریت اور درندگی کا مظاہرہ کیا ملکی تاریخ میں ایسا المناک واقعہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا جس سے قیامت صغریٰ برپا ہو گئی، کئی بے گناہوں کی شہادت اور زخمیوں کی چیخ و پکار نے دل دہلا کر رکھ دیئے، کلیجے چھلنی ہوئے۔ متعدد گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ کئی بچے اور بچیاں یتیم ہوئیں، عورتیں بیوہ ہوئیں، گھروں کی خوشیاں لٹ گئیں۔ ہر آنکھ اشکبار تھی اور دل حزین و غمگین۔ اس دل آزار اور جگر خراش سانحہ سے نہ

صرف لاہور میں بلکہ پورے ملک میں کہرام مچ گیا۔ جس نے قوم کے عظیم سپوت' ممتاز عالم دین حضرت مولانا حبیب الرحمٰن یزدانیؒ مولانا عبد الخالق قدوسیؒ اور محمد خاں نجیبؒ کے علاوہ چھ دیگر افراد نے جام شہادت نوش فرمایا اور سو سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

قائد اہلحدیث علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث پاکستان بھی شدید زخمی ہوئے۔ چار پانچ دن میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے لیکن حالت نہ سنبھلی۔ پھر فرمانروائے سعودی عرب' خادم حرمین شریفین شاہ فہد کی ہدایت پر اور ان کے بھیجے ہوئے خصوصی طیارے کے ذریعہ علامہ صاحب کو علاج کرانے کی غرض سے ریاض لے جایا گیا جہاں ماہر ڈاکٹروں نے سرتوڑ کوششیں کیں مگر بم کے زہریلے اثرات سارے جسم میں سرایت کر جانے کی وجہ سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ تقدیر کے آگے سب تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں۔ ایک ہفتہ تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد ۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء پیر کی صبح چار بجے کے قریب انتقال فرما کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موت تو ایسی اٹل حقیقت ہے کہ کسی کو اس سے نہ مجال انکار ہے نہ ہے نہ راہ فرار۔ اس کے سامنے نہ ضرورت و اہمیت کوئی معنی رکھتی ہے نہ حالات و واقعات۔ اس کے سامنے نہ معصوم یتیموں کا مستقبل حائل ہوتا ہے نہ سوگواروں کی آہ و پکار۔

موت تو ہر جاندار کے لئے ہے جو معین وقت پر آجاتی ہے۔ لیکن بعض مرنے والے بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں جنہیں شہادت کی عظیم المرتبت موت نصیب ہو جاتی ہے۔ جو بحکم رب العالمین آغوش موت میں چلے جانے کے باوجود زندہ رہتے ہیں۔

سعادت ہی سعادت :۔

علامہ ظہیرؒ کی خوش نصیبی دیکھئے کہ شہادت کی موت کے متمنی اور دیار حبیبؐ پاک میں مدفون ہونے کے خواہاں تھے' اللہ رب العزت نے کس خوش اسلوبی سے ان کی اس تمنا کو شرف قبولیت بخشا۔

علامہ مرحوم کے مشفق استاد شیخ عبدالعزیز بن باز نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس محب رسولؐ کو پاکبازوں کے قبرستان جنت البقیع مدینہ منورہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

نابغہ روزگار شخصیت :۔

علامہ مرحوم کوئی معمولی ہستی نہ تھے' علم و ادب کا خزینہ' فکر و نظر کا گنجینہ اور حکمت و رموز کا

آئینہ تھے۔ ہمہ صفات سے متصف تقریر بھی تھی، تحریر بھی۔ علم بھی تھا عمل بھی، شخصیت بھی تھی، رعب و جلال بھی۔ آپ جرات مند، بے باک اور نڈر مذہبی و سیاسی قائد تھے، آپ ممتاز اور نامور عالم دین، بے بدل خطیب اور عظیم مصنف تھے۔ وہ اپنی غیر معمولی ذہانت حیرت انگیز قوت حافظہ، اور دینی و عصری علوم میں عبور کی وجہ سے پورے عالم اسلام میں نمایاں اور ممتاز شخصیت بن چکے تھے۔

ان کی فضیلت و عزت، علم و فضل مقام شہرت و رفعت ان کے مخالفین اور حاسدین کو نہ بھایا کہ وہ روز بد آپہنچا جس میں علم و فضل کے روشن مینار، اہل حدیث کے عظیم رہنما اور بے باک ترجمان، حق گوئی و حق شناسی کے پیکر، چمنستان توحید کی بلبل اور توحید و سنت کے داعی چھیالیس برس کی قلیل عمر میں ہی ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ مرحوم کی وفات پر ملک بھر بلکہ عالم اسلام کے تمام ذرائع ابلاغ اخبارات و رسائل، ریڈیو، ٹیلیویژن ملک کے ہر مکتبہ فکر، دینی و سیاسی حلقوں نے پرجوش نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ تعزیتی اجلاس ہوئے، غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئیں۔ لاکھوں بندگان خدا نے اپنی زبانوں سے علامہ ظہیرؒ کے لئے دعائے مغفرت کی۔

علامہ مرحوم کا مشن :۔

شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے اپنی زندگی کا مقصد و مشن مسلک حق اہلحدیث کی ترویج و اشاعت اور قرآن و سنت کی بالادستی بنا رکھا تھا۔ وہ حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق ببانگ دہل کہنے کے عادی تھے۔ انہوں نے مسلک حق کے پرچار کے لئے بڑی مشقتیں اٹھائیں، ہزاروں میل سفر کیا صعوبتیں برداشت کیں، راتوں کی نیندوں کو خیرباد کہا۔ اپنے خون پسینے کی کمائی کو فروغ مسلک کے لئے صرف کیا۔ یہاں تک کہ اپنے جسم کے قیمتی خون کا نذرانہ بھی پیش کر دیا اور جام شہادت نوش فرما گئے۔

آپ نے تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ عربی زبان میں کئی تحقیقی و علمی کتب تصنیف کیں۔ کئی رسائل کے ایڈیٹر رہے۔ ماہنامہ ترجمان الحدیث کے بانی اور چیف ایڈیٹر تھے۔ آپ کی انتھک سعی و کاوش سے تحریک اہلحدیث کی نشاۃ ثانیہ ہوئی۔ جوانوں میں عقابی روح، جرات اور بے باکی پیدا کرنے کے لئے اہلحدیث یوتھ فورس بنائی اور نوجوانان اہلحدیث کو منظم و فعال بنایا۔ جناح ہال لاہور میں ۱۲ ربیع الاول کو ہونے والی سیرۃ النبیؐ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"میری ایک ہی خواہش ہے، میری ایک ہی آرزو ہے، وہ یہ کہ اہلحدیث کے جوان اپنے آقا کی

شجاعت کو اپنے سینے میں بھرلیں۔ خدا کی قسم' اگر یہ آقا کی شجاعت کے وارث بن جائیں تو پورے پاکستان کی کوئی قوت ان کے مقابل کھڑا ہونے کی جرات نہیں کر سکتی"

اہلحدیث کی پہچان بزبان احسانؒ :۔

اہلحدیث وہ ہے جو ہر ظالم کے سامنے سینہ سپر رہے۔ ظالم کی چوکھٹ پر جھکنے والا اہلحدیث نہیں ہو سکتا۔ (تقریر موچی دروازہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۶ء)

شہید ملت کا پیغام اہلحدیثوں کے نام :۔

اس موقعہ پر ارشاد فرمایا "جب کبھی تمہارے دلوں میں کمزوری کا خیال آجائے تو احمد بن حنبلؒ کو یاد کر لیا کرو جب کبھی تمہارے پاؤں میں لڑکھڑاہٹ آئے تو ابن تیمیہؒ اور امام مالکؒ کو یاد کر لیا کرو۔ تم کائنات کے پیچھے چلنے والے نہیں بلکہ کائنات کو پیچھے چلانے والے ہو۔ ہمارے لئے اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پاسبانی کرتے ہوئے ہماری جان چلی جائے"

حافظ سلیم تابانیؒ نے علامہ ظہیرؒ کے بارے میں ان کی شہادت کے بعد کیا خوب لکھا تھا۔

احسان الٰہیؒ کہ تھا ایک مرد قلندر
تقریر میں' تحریر میں رنگ اس کا نرالا
اللہ کو پیارا ہوا کس پاک زمیں میں
وہ دین و سیاست کا قلمرو کا جیالا

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے حقیقی و روحانی بیٹوں' ان کے رفقاء اور جماعت اہلحدیث کے ہر فرد کو ان کے نیک و عظیم مشن کے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خالی پلاٹ کی خرید کے لئے اپیل

جامع مسجد و مدرسہ امیر المومنین معاویہؓ تیج گڑھ (عثمان آباد) عقب سوتر مل جی ٹی روڈ لاہور (زیر تعمیر) کے ساتھ ایک پلاٹ (دس مرلہ مالیتی ساٹھ ہزار) قابل فروخت ہے۔ ماہ رمضان میں صدقات نکالنے والے مخیر حضرات فوری توجہ فرمائیں تاکہ شرک میں گھرا ہوا یہ اہلحدیث کا مرکز وسیع ہو کر مکمل تبلیغی مرکز بن جائے۔ جزاکم اللہ (حکیم خوشی محمد مہتمم مسجد و مدرسہ امیر المومنین معاویہ۔ یونانی اکسیری دواخانہ اڈا اچھیل جی ٹی روڈ لاہور